٩٢٥ ٩٢٦

السابع بدایات ناصریه

٩٢٥
٩٢٦

هٰذا کتابنا ینطق علیکم بالحق

الناصح

کتبخانہ وقف منصبیہ میرٹھ

مولفہ جناب حکیم سید علی ظفر صاحب آفتاب دام علاہ

تصویر عالم پریس لکھنؤ مین چھپا

قران کا یہ آیہ نہین سُنا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم
ہان سچ ہے سنا تو ضرور لیکن یہ سمجھ مین نہین آنا کہ آیہ سے مقصود کیا ہے کیونکہ اس سے
عالم کا ہر فرقہ استدلال کرسکتا ہے اور پھر ایک مطلب پر نہین ہر مطلب پر
پھر یہ تو بڑی سمجھ کا کام ہے جو آیت کو اُسی مقام پر صرف کرے جو آیت کے
لئے شایان ہے۔

اے میرے دینی بھائیو، قران کے جاننے والے جیسا قران کو بتا گئے
ہین قران کو تم ویسا سمجھو قران ہماری تمہاری بات نہین جو ہم تم سمجھ لین۔ تم خوب
غور کرو اور سمجھو کہ خدا کے وہ رسول جنکی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے اُنکے
بھیجنے کی غرض کیا تھی۔

پھر دیکھو اُن کے مواعظ اُن کے نصائح اُن کے صحیفون اُن کی کتابون پر
نظر کرو تمھین انصاف پھر کرسکوگے کہ وہ قوم کو مالدار بنانے آئے تھے یا انکی
ایمان کے درستی کے لئے۔

تم یہ بھی سمجھ سکوگے کہ وہ ہم سے تم سے زیادہ معزز تھے یا نہین
پھر ہمین بتاؤ کہ ہر ایک کی کوٹھی مین کہان کہان کی انجنیرون کے
صنعتین صرف ہوئین تھین کرسیان اور میزون کی سیٹین کسقدر تھین
اُن کا خوشنما فرنیچر کیا تھا کہان کہان کی آمدنیان تھین کتنے
فیشن ایبل لباس تھے کتنے ضلعون کی حکومت ہر ایک کے پاس تھی
اس مقولہ پر غور کرو فلولا القی علیہ اسورۃ من ذہب او جاء معہ
الملائکۃ مقترنین۔ تمھین بتاؤ کہ کیا فرعون کے رفقا نے
کلیم اللہ کے بارے مین سچ کہا تھا کہ کیسا خدا کا رسول ہے جسکی
ہاتون مین سونے کے کنگن نہین لیکن ہمارا زمانہ تو ہمین مجبور کر رہا ہے
کہ کفر بعد الایمان اختیار کرکے کہدین کہ سچ کہا تھا بڑے حیف
کی بات ہے کہ دین کے قائم کرنے کے لئے کیا کیا زحمتین ہمارے رسول
نے کین کیا کیا جانفشانیان مجاہدین نے کین اُس دین کے احکام
کے احیا کے لئے اُس بھولی ہوئی سرشتہ ... کو یاد دلانے کے لئے

کسی کمیٹی کسی انجمن مین کوئی دفعہ نہ پاسس کیا جائے کوئی رزولیوشن نہ پیش کیا جائے اس کی تعلیم تو تاریکی سمجھی جاوے اور اوخیالات دماغ کے سنور کرنیوالے تسلیم کرلئے جائین۔

یاد رکھو کہ خیر الانبیا کی امت جبھی تک خیر الامم کا معزز خطاب حاصل کئے ہوئے ہے جب تک خیر الانبیا کے بتائے ہوئے مسلک پر چل رہی ہے اور اگر غیر قومون کی طرح ہو جائیگی تو یہ معزز خطاب خالت کیطرح بدل جائے گا اور یہ اپنا ہی کیا ہوگا ہان اس آیہ مبارکہ کو لان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم اس محل پر لا کے دیکھو پھر سچ کہنا کہ یہین کے لیے ہے یا نہین۔ اور ایسی ہی بیدینی کو علما منع کرتے ہین اُنھون نے بیابندی مذہب انگریزی زبان حاصل کرنے کی ممانعت نہین کی اور نہ کرتے ہین۔

ہم یہ بھی کہے دیتے ہین کہ حکمت تحصیل زر کا نام نہین ہماری تو کاہیکو سنوگے مگر بندے ہو خدا کے تو سنوگے وہ کہتا ہے وقد اتینا لقمان الحکمۃ مین نے لقمان کو حکمت عطا کی آیت سے تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اُن کو حکمت عطا کی گئی تھی رسالت ماب کے لئے فرماتا ہی یعلمھم الکتاب والحکمۃ وہ ایسے تھے کہ حکمت کے معلم تھے پھر خود حکیم کیونکر نہ ہونگے اب تمھین تاریخون سے ماضی وحال کی ہمین بتادو کہ لقمان نے یا ہمارے رسول نے کون کون سی کوششین تحصیل زر کے لیئے کی تھین اور کس بنک مین اُنکا کتنا روپیہ جمع تھا۔

اگر ہم یوہین آیات خدا کا جحود وانکار کیئے گئے تو ابھی تو نہین مگر آیندہ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباءوا بغضب من اللہ کی مصداق ہونے مین کیا تامل ہے کیونکہ یہود کو روپیہ کے نہ تحصیل کرنے سے ذلت ومسکنت نہین ملی تھی بلکہ اُنکے کفر کا نتیجہ تھا والا آجتک دنیا مین اول درجہ کا مالدار یہودی ہوتا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (ترجمہ) تم مین سے کریم تر خدا

کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ متقی ہے عزت خدا کی اطاعت مین ہے اور اور ذلت اسکی نافرمانی مین ہے۔

ذرا ہوا و ہوس کے تیز رفتار خیال کو روک کر ایک عاقلانہ نظر اسبابت پر کرو کہ رعیت اور سلطان اور بندۂ خدا مین کیا فرق ہے تم کو گورنمنٹ برطانیہ (اے میرے دوستو) کبھی وفا کی امید سے اور عزت کی نظر سے نہین دیکھ سکتی جب تک تم اپنے مذہب کے آئین کے پابند نہو گے اور کیا تم سے کوئی سلطنت وفا کی امید رکھ سکتی ہے اگر تم الہی عہدون پر وفا نہ کرو۔

شریعت پاک کے احکام پر چلو۔ تو تمہین معلوم رہے گا کہ سلطانی حقوق کیا کیا ہین اور رعایا کو کیونکر ربقہ اطاعت مین رہنا چاہیے اور اگر ایسا کروگے تو مذہب کی پابند قومین تمہین کبھی ذلت کی نظر سے نہ دیکھینگی اگر خدا کے نزدیک عزیز رہوگے تو پھر بندون کے نزدیک عزیز ہونا کتنی بڑی بات ہے۔

(آیہ) اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب و لھو و زینۃ و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال والاولاد کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ثم یھیج فترٰہ مصفرا ثم یکون حطاما (جانتے رہو کہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا اور ظاہری زینت اور ایک دوسرے پر فخر کرنا اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مال و اولاد کی کثرت کا دعوے کرنا ہے اور زینت دنیا کی مثال جیسے مینھ کا پانی کہ اس کی روئیدگی کفار کو بھلی معلوم ہو پھر وہ خشک ہو جائے پس تو اسکو مرجھایا ہوا زرد دیکھے پھر ہو جائے وہ ریزہ ریزہ) کی سچی نصیحت پر خیر الامم کو لحاظ کرنے کا زیادہ استحقاق ہے۔

ایک ہی بات دیکھ لو کہ قانون شریعت پر چلنے والا کبھی تعزیرات ہند کی سزاون کا مستحق نہو گا کیونکہ اس کی پابندی سے کبھی اتنی آزادی نہو گی جو مجرم ہونیکی حد تک پہونچا دے۔ دنیا مین سزا یافتہ ہمیشہ ذلت کے سایہ مین ہی آخرت مین

تمھین لئیمون کے آگے ہاتھ پھیلانا پڑے ہرگز یہ مقصود نہین اور نہ یہ مقصود صحیح ہوسکتا ہے بلکہ جب دنیا حاصل کرو تو یہ لحاظ رکھو کہ ہمیشہ دنیا دین کے تابع رہے نہ یہ کہ تمھارا دین دنیا کا تابع ہو جائے۔

بیشمار عقلا خبر دے چکے ہین کہ اس فانی زندگی کے بعد ایک باقی زندگی آنے والی ہے تمھین تھوڑی سی زندگی کے لئے تو اتنے سازو سامان مہیا کرنے کی ضرورت ہے اور غیر منقطع زندگی کے لئے کیا سامان کرتے ہو کیا تمھین جنت کے متعلق وہی خیال ہے جو ایک نافہم مفتر کا خیال ہے کہ وہان کی حورین گھونسون کی مشابہ ہین کیا تم موت کو دور سمجھتے ہو جس دنیا کے حاصل کرنے کے لئے دین کو بیچ رہے ہو۔ کیا تم اس سے موت کے ہاتھون جدا نہوگے۔

ذرا موت کے ساز و سامان کو دیکھو تھوڑے سے محشر کے میدان کو دیکھو
محمدؐ کے احکام و فرمان کو دیکھو مسلمان ہو آیات قران کو دیکھو
سنبھل جاؤ شیطان ہو دشمن تمھارا
ارے غافلو چونک جاؤ خدارا

کٹی عمر ساری عبادت نہین کی خدا کی کسیدن اطاعت نہین کی
حدیث آیتون کی سماعت نہین کی کوئی بات جز فکر راحت نہین کی
پھر اس پر یہ دعوی کہ مومن ہین ہم بھی
ترقی کے باعث پڑے ہے جن ہین ہم بھی

رہی قوم یاد اور خالق کو بھولے جو نخل شریعت کو چھانٹا تو پھولے
ہر اک دم زبان پر رہے یہ مقولے ہے دنیا عجب شئ وہ مین لون یہ تو لے
متاع شریعت پرائی ہے اب تو
عبا کی جگہ شیروانی ہے اب تو

مسلمانو تمھین بتاؤ کہ کیا تم اپنے کمسن بچونکو جنکے دماغ ابھی اختلاف خیالات سے خالی ہین اور جو تر شاخین ہین جو ہر طرف مڑ سکتی ہین کیا تم انکو کسی بری صحبت مین جو انکی تہذیب اور شائستگی پر اثر ڈالے بیٹھنے کی اجازت دوگے۔ ہرگز نہین اسلئے نہ کہ یہ خیالات جم جائنگے

تو انکا نکلنا مشکل ہوگا آج کل کے نوخیز لڑکے جنکے کانون مین تحصیل دنیا کی پر زور آئین
اور ترقی جدیدہ کی دلکش تقریرین آئے دن جگہ کر رہی ہین انکو آگے چلکے یہ ہرگز نہ
معلوم ہوگا کہ ہم دنیا کے حاصل کرنیکے سوا اور کسی چیز کے لئے پیدا کئے گئے ہین
اور ایک زمانہ ایسا آنے والا ہی کہ وہ دین جو بڑی کوششون سے پھیلا تھا اپنی ہی تلوار
کی نوک سے حرف غلط کی طرح دل کے صفحون سے چھل جائے گا اور مسلمانون کی
ترقی انکو وہ نیچا دکھلائیگی کہ پھر سر اٹھانا دشوار ہوگا تم عاقل ہو فکر کرکے کلامون کے
نتیجے نکالو خوب غور کرلو ابھی خیریت ہے اور یہ بھی سمجھو کہ ہمین کسی کی ترقی کار و کنا
کس حد تک فائدہ پہونچا سکتا ہی کیا کسی کا فراہم شدہ چندہ ہماری ضرورتون کے
لئے بھیجدیا جائیگا کیا دنیادار ونکا مجمع ہمارے گرد پھرنے لگیگا ہم نے تو کوئی انجمن بھی ایسی
نہین منعقد کی جسمین ہم تحصیل زر ملحوظ رکھکر شریک ہونیوالون سے شرکت کا جرم لگا کر
پہلے ہی جرمانہ کی رقم کو ٹکٹ کے نام سے وصول کرلیا ہو۔

اور عام رایون کو ہم اپنے مضمون مین کوئی حصہ نہ دیتے ہون بلکہ
ہم اسی انداز سے اس پاک شریعت کے آثار پھیلانا چاہتے
ہین جسطرح عرب کے آفتاب نے جس پر سونے کا پانی
نہین پھیرا تھا ہند اور اطراف عالم پر اپنے پر نور
شعاعین ڈالین اور تمام جہالت کی تاریکیون کو دفع کرکے
دلون کو منور کردیا ہے

جہالت نہ چھوڑی نہ نقصان چھوڑا | جو بدین تھے اُنکے طلسمون کو توڑا
نہ موڑا اپنا راہ ہدایت سے موڑا | لگا سرکشون پر شریعت کا کوڑا

غنی تھا ہر اک شئی سے قلب مطہر
لڑے بھوک مین پیٹ پر رکھ کے پتھر

غلامون کی صورت نشست زمین تھی | نگہ جانب لطف جان آفرین تھی
یہی حالت خاتم المرسلین تھی | کوئی شئے کھانے کی خاطر نہین تھی

تکلف کا وہان نام تھا نے نشان تھا

ایمان لانے والو تم وہی ہو جنسے مخاطب ہو کر تمھارے پیدا کرنے والے نے
سماضیت لکم الاسلام دینا فرمایا ہے کیا تمھین اب اوسکے پسند کرنے کے بعد
اوسمین کوئی نقصان نظر آتا ہے اوسنے تمھارے لیے کیا بیان کرنا چھوڑ دیا
اب ہم تم ایسے روشن خیال ہو گئے کہ بانی مذہب سے معاذ اللہ جو نقصان واقع
ہو گئے ہین اونکو اپنی رایون سے پورا کرین بیشک اسلام نے تمھارے تمام
کام تباہ دیئے ہین اوسنے تمھین رہبانیت نہین سکھائی یہ نہین کہا کہ تم لذات
کو ترک کرو لیکن تم سے یہ ہرگز نہین کہا کہ جس طرح تم چاہو اوس طرح دنیا حاصل
کرو ہرگز یہ نہین کہا کہ تم دین سے بیخبر ہو کر دنیا مین مصروف ہو جاؤ تمام چیزون
مین عمل پر ایک حکم نہین تجارت کا حکم دیا مگر کہدیا کہ سود سے بچو اسی طرح ہر چیز
مین کچھ مباح ہین کچھ ممنوعات ،
تم ہمین کیون چھوڑے دیتے ہو اور پھر اس خطا پر کہ نصیحت خالصہ کی کیا تمنے
نہین سنا کہ خدا کا قول ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا واذکروا
نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا
خدا کے دین کی رسی مستحکم سے تمسک کرو اور متفرق نہو اور یاد کرو خدا کی نعمت کو
جو اوسنے تمھین دی جبکہ تم باہم ایک دوسرے کے دشمن تھے پس اوسنے تمھارے
دلونکو ملا دیا پس تم اوسکی محبت سے باہم برادر ہو گئے ۔
یہ برادری صرف اسلامی اتحاد سے قائم ہوئی تھی جب ہم تم اسلامی اتحاد
قائم رکھینگے تو آپس مین میل جول رہے گا اور اگر ہم تم اسلامی رشتہ کو قطع
کر دینگے تو نہ تم ہمارے بھائی نہ ہم تمھارے بھائی) اسلامی دائرہ سے
اور اوسکے قواعد سے نکلنا پھوٹ کا ڈالنا ہے اس پھوٹ ڈالنے سے بجز
علاوہ اسکے کہ اتفاق جاتا رہے گا آخرت بھی برباد ہو جائیگی دیکھو خدا اور
خاصان خدا کے کلام کو اپنی رائے سے تفسیر کرنا یہ نتیجہ دکھاتا ہے کہ لا تفرقوا
یاد رہا ہے اور پہلا فقرہ فراموش ہو گیا ذرا دیکھو کہ خدا نے کس بات پر یکدل ہونے کا
حکم دیا ہے کیا کلب مین اکٹھا ہو کر گپ اوڑانے کا حکم دیا ہے یا تھیٹر مین
جمع ہونے کا یا اپنے مخالف مجمع خلاف قانون شریعت کا حکم دیا ہے ہرگز

نہین بلکہ فرمایا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا دیکھو کہ خدا
کے دین کی مضبوط رستی پکڑنے کا حکم ہے کہ آپس مین پھوٹ نہ ڈالو اور یکدل رہو
اگر ہم دنیا کے لیے کوشش دین چھوڑ کر کرینگے تو نتیجہ وہی ہے جو خدا فرماتا
ہے من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتها نوف الیهم اعمالهم فیها
وهم فیها لا یبخسون اولئك الذین لیس لهم فی الآخرۃ الا النار
جو لوگ زندگانی دنیا اور اُسکی زینت چاہتے ہین اُنکے عملونکا نتیجہ ہم اُنکو
دنیا ہی مین پورا کردینگے اور وہ دنیا کے معاملہ مین گھاٹے مین نہ رہینگے مگر
ان لوگون کے لیے آخرت مین آگ کے سوا کچھ نہین اسلیے ہم چاہتے ہین
ظاہری برادری کا خیال سر سے کہ یون دنیا کی تحصیل مین مشغول ہو کہ ان
لوگون مین مندرج ہوجاؤ زیادہ سربلندی امر دنیا مین نہ چاہو حتی انکہ آئین دینی
سے بھی سرتابی کرنے لگو اگر ایسا کروگے تو ملک باقی مین تمھارا کچھ حصہ نہوگا
تمھین یقین نہو تو اس آیت مین غور کرو تلك الدار الآخرۃ نجعلها
للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین
اس دار العزت کو ہم اُن لوگون کے لیے قرار دینگے جو زمین پر کسی قسم کی
بلندی نہین چاہتے اور کسی قسم کا فساد نہین چاہتے اور عاقبت پرہیزگارون
ہی کے لیے ہے دیکھو ہر قسم کا فساد مذموم ہے مگر دینی فساد کو سب سے
زائد سمجھو ایک دوسرے کی اعانتین کرو مگر باطل اور سرکشی پر اعانت نہین
نیک کامون مین اعانت کرو اے معزز خاندان والو تم اپنے اسلاف کو دیکھو
اگر وہ متقی و پرہیزگار تھے اور اُنھون نے ایمانی عزتین خاص کی تھین تو
تم وہ باتین نکرو کہ تمھارے اسلاف کی روحین جنکو عالم روحانی کا
سامنا ہوچکا ہے قبرون مین تڑپین دیکھو وہ کام نکرو کہ اس آیت کے
مستحق ہو جاؤ فخلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا
الشهوات فسوف یلقون غیا اونکے بعد ایسی ناخلف اولاد چھوٹی
جنھون نے نماز ضائع کردی اور شہوت پرستیان کین اور قریب ہے

نی حیوتکم الدنیا واستمتعتم بہا فالیوم تجزون عذاب الہون
دنیا مین تم اپنے حصہ کے مزے اوڑا چکے اور اُس سے فائدہ اوٹھا چکے
پس آج تمکو ذلت کی سزا دیجائیگی دیکھو خدا نے اپنے بندونکے لیے ابدی
خزانے رکھے ہین اور دنیا مین رہ کر اوسی دنیا کا ہوجانا اونکے لیے
پسند نہین کیا دیکھو دنیا دارون کو کیا دیا ہے ولولا ان یکون الناس
امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتھم سقفا من فضة
ومعارج علیھا یظھرون ولبیوتھم ابوابا وسررا علیھا
یتکئون وزخرفا وان کل ذلک متاع الدنیا والاخرة عند
ربک للمتقین (ترجمہ) اور اگر یہ بات نہوتی کہ سب لوگ ایک ہی
طریقہ کے ہوجاتے تو ہم جو خدا کے منکر ہین اونکے گھرونکی چھتین چاندی
کی کردیتے اور زینے جنپر وہ چڑھتے اور اونکے گھر کے دروازے اور
تخت جنپر وہ تکیہ کرتے چاندی کے کردیتے اور چاندی کے نہین بلکہ سونے
کے۔ اور یہ ساز و سامان دنیا کی زندگی کے فائدے ہین اور آخرت
ترے پروردگار کے نزدیک پرہیزگارون کے لیے ہے۔ دیکھو
خوب سمجھو دنیا دار غرور ہی تم فریب نہ کھانا عزت مالی حیثیت مین
نہین منافقین جو اپنے کو تمول اور جاہ و غلبہ کی حیثیت سے سوا جانتے تھے
اُنکے قول کی حکایت خدا نے یون کی ہے یقولون لئن رجعنا الی المدینة
لیخرجن الاعز منها الاذل وہ کہتے ہین کہ جب ہم مدینہ کی طرف پلٹینگے تو
ہم عزت دار لوگ ایمان لانے والون کو جو مفلسی مین مبتلا ہین نکالدینگے
خدا نے اونکے واہی اقوالہ کو یون رد کردیا وللہ العزة ولرسولہ و
للمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون عزت خدا و رسول اور ایمان
لانے والونکے لیے ہے نفاق والے اسے کیا جانین (ہمنے نفاق کے معنی
عرب کی زبان مین دبدبہ کے نہین پائے مگر ممکن ہے کہ کسی ڈکشنری
مین اسکا پتہ ملے)۔ دیکھو خدا نے مومنین کو عزت دار فرمایا اگرچہ وہ افلاس
مین تھے اور رحمت عزت صرف ایمان ہے تم یہ نہ خیال کرنا کہ گونی اور ذلت

کفار کو مقصود تھی نہین وہ افلاس ہی کی جہت سے انکو ذلیل سمجھتے تھے
دیکھو اسی سورہ مین اونکے قول کی حکایت خدا فرماتا ہے ھم الذین یقولون
لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا وللہ خزائن السموات
والارض الآیۃ وہی ہین وہ جو کہتے ہین کہ رسول اللہ کے پاس والون کو کچھ دنیا
نہین تاکہ وہ رسول سے کنارہ کشی کرین اور (خدا کے قبضہ مین آسمان
وزمین کے خزانے ہین) یہ متمول تھے جو مال کی جہت سے اپنے کو عزت دار
سمجھ کر دون کی لے رہے تھے کیونکر اونکو باوصف مال خدا نے ذلیل کیا
اور کیونکر ایمان والون کو عزت دی اگرچہ وہ مفلس تھے) یعنی بھائیو اگر
تمھارے قبضہ مین تمھاری اپنی عزت رہی تو اگر تمھارے پاس گاڑیان
فٹنین ہونگی جب بھی تم خدا کے نزدیک عزت دار رہو گے اور اگر تمنے
اس گرانبہا عزت کا خیال نہ کیا تو تم خدا کے نزدیک ذلیل رہو گے سرکش
بندون مین محسوب ہو گے اور تمھاری دنیاوی عزت تمھاری اندھیری
قبر مین روشنی نہ دیگی -

ایک حکیم نے ایک دنیا دار شخص سے پوچھا کہ تونے دنیا کے لیے اتنی کوششین
کین یہ بتا کہ جتنا تیرا دل چاہتا تھا اوسقدر حاصل ہوئی یا نہین اوسنے
جواب دیا کہ خواہش سے بہت کم ملا حکیم نے جواب دیا کہ جسکے لئے کوششین
کین جب اوسمین ناکامیابی ہوئی تو کیا خیال ہے تیرا اوس دار عقبی کے لیے
جسکے لیے آج تک کوشش نہین کی وہ کیونکر ہاتھ آئیگا اوس حکیم کا کہنا
بہت سچ ہے آخر حکیم تھا نہ حکمت سے کام لیا - جس حکمت کا رونا ہے
اگر وہ حکمت ہوتی تو دنیا دارون کے لیے سخت مضر ہوتی حکیم سخت ذلت سے
دنیا دارون کو دیکھتے ہین مین اپنی زبان سے تو نہین کہتا مگر محقق جلال الدین
نے اخلاق جلالی مطبوعہ لکھنو صفحہ ۱۵۹ مین لکھا ہے مرویست کہ حکیمی
در صحبت صاحب ثروتی بود کہ باسباب دنیوی مباہات می نمود و دران
اثنا خواست کہ آب دہن بیندازد بعد ازانکہ از اطراف احتیاط کرد موضعی
لائق باین نیافت بر روی آن صاحب ثروت انداخت حاضران زبان

بلعاب ولا از کردند حکیم گفت ادب آنست کہ آب دہن با خس مواضع اندازند
و من چند انکہ از ہر طرف دیدم ہیچ محل خسیس تر از روی این شخص کہ بسبب وصمت
جہل از حلیہ حقیقت انسانیت ممسوخ شدہ نیافتم ۱

یاد رکھو کہ خدا کا قول کبھی خلاف نہیں لیس للانسان الا ما سعی انسان کے
لیے نہیں مگر وہی جسکے لیے سعی کرتا ہے اگر دنیا کے لیے فقط سعی کروگے تو ہم
یہ نہیں کہتے کہ عہدہ نہ ملے گا بیرسٹر ہوگے جج ہو جاوگے بلکہ موافق اس آیت
کے یہ ضرور کہتے ہین کہ جسکی کوشش کی وہی ملے گا آخرت سے ہاتھ دھو بیٹھوگے
دیکھو حدیثون کو غور سے سمجھا کرو جب تک تمھین کافی طور پر اطمینان ہر جانب
سے نہو یقین نہ کر لیا کرو نہ جاننے والے اور جاننے والے دونون برابر نہین
ہو سکتے خدا کا قول ہے کہ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون
کیا برابر ہین وہ لوگ جو جانتے ہین اور وہ جو نہین جانتے
مگر اس آیت کو عام نہ سمجھنا یہانتک کہ تم اپنی غلطی سے کسی دن یہ سمجھنے لگو کہ ڈھاڑی
گویا ایک پرہیزگار شخص سے خدا کے نزدیک بہتر ہے کیونکہ اوسکو راگ کے
اقسام اور گانے کا علم ہے اور متقی بیچارہ بالکل کورا ہے نہین ہرگز ایسا نہین
وہ علم وہ ہے جسکا خدا کے نزدیک شرف ہو تب تو خدا کے نزدیک اوسکا
جاننے والا شریف ہوگا ورنہین ہے اب حدیث کو بھی غور سے سمجھ لو کہ مسلم پر
بحیثیت اسلام اور مسلمہ پر بحیثیت اسلام جسکی تحصیل واجب ہے وہ علم دین
ہے نہ اور کوئی علم۔

جو چیزین جناب الہی نے پیدا کی ہین اُن سب مین یہ ضرورت نہین کہ وہ سب
ایک ہی درجہ مین محسوب ہون جیسا کہ واضح ہے اور کسی چیز کے کسی چیز
سے برابر نہونے مین اوسکی خلقت کا عبث ہونا نہین لازم آتا ہے پھر یہ آیت
ربنا ما خلقت ہذا باطلا جسکا ترجمہ یہ ہوا کہ تو نے اسکو باطل نہین خلق فرمایا کہانتک
مفید مطلب ہو سکتی ہے کیا ہذا کا اشارہ متاع دنیا کی طرف ہے یا دنیا کی
طرف ہی نہین وہ وہ صنائع جناب الہی ہین جنکے تفکر و غور کرنے مین عقل انسانی
دنگ ہو جاتی ہے اور جس سے وحدت کی نشانیان اور صانع کے آثار ظاہر
ہوتے ہین جو موجب ہدایت دہرئین و مادیین و دیگر فرق باطلہ ہین جیسے

آسمانی سقف کے صنائع کو اکب سیارہ کا التزام کے ساتھ گردش کرنا اونکی
وحدت نما تجلیان ابر و بارش کے رحمت نماسین وغیرہ وغیرہ اور وہ دنیا
جسکو دین کا ضد بتلایا گیا ہے اور جو موجب فساد دنیا و آخرت ہے وہ کبھی
نہ خدا کو مطلوب ہے نہ اوسکی تحصیل کا حکم ہے نہ کوئی آیت اوسپر دال ہے
نہ کوئی حدیث اوسکی شاہد ہے بلکہ آیتین حدیثین سب پکار رہے ہین کہ
وہ واجب الترک ہے دنیا کو مزرع آخرت فرمایا ہے جب تک دینی حیثیت سے
حاصل کیجائیگی تب تک دنیا مخالف دین نہین ہے کیا کوئی عاقل کہہ سکتا ہے
کہ ترقی کے بابو پر سوار ہو کر بارے توم کا قلادہ گلے مین ڈالکر شریعت کی سیدہی راہ
چھوڑ کر زمین آسمان کے قلابے ملانا اور جو فروشی و گندم نمائی کر کے یہان ہستی
کے تماشے دکھا کر خدا کے بندون کو آزادی کے دام مین گرفتار کرنا راست بازی ہے
یا قانون شریعت کے نفع رسان صراط مستقیم پر چلنا جسمین ہر قسم کے خیر دنیا
و آخرت موجود ہے اور ہر علم و ہنر اور ہر صنعت و حرفت کے اعلیٰ ترقی کی
راہ دکھا دی گئی ہے بشرطیکہ خودغرضی کا قدم شامل کیا جائے بہتر ہے۔
اور جب دنیا ہی کو اپنا خرمن بنا لیا آخرت سے قطع نظر کر لی تو ہرگز وہ دنیا
موافق ایمان نہین بلکہ ہوا و ہوس کے جہت سے مقابلہ مطلوب جناب باری
ہے یوہین روز کو خدا نے اسباب زیست فراہم کرنے کے لیے پیدا کیا پھر
کون کہتا تھا کہ رات کو دنیا کا کام کاج کرتی رہے دن کو سوتی رہے یہ آیت ع
تو اوسکو مضر ہو سکتی ہے جو اسکے مضمون کا قائل نہو مگر ہان شاید اس آیت
سے استدلال کرنے مین یہ منشا ہو کہ دن کو سوائے اسباب زندگانی فراہم
کرنے کی اور کسی چیز کے لیے نہین بنایا تو اب دنیا ہی کی طلب فقط دن مین مخصوص
ہو جائیگی یہ مطلب تو جب درست ہو گا جب اور آیتین قرآن سے نکال ڈالی
جائین نماز ظہر و عصر اور طاعات الٰہی وغیرہ سب محو کر دی جائین اور حکم
ملجائے کہ رات کو سوئیے دن کو اپنا دنیاوی کام کیجیے اور اسکے سوا کچھ نہین اور بہ
اس مطلب کی صحت سے خاطر جمع رکھیے نہین اوسیطرح اسباب زندگانی فراہم
[illegible]

ع وجعلنا النہار معاشا

ہو مسلمان ہو تو اوسی کا ساتھ دو نہین تو جو دلمین آئے وہ کرو بیکار آیتون سے
استدلال کیا جاتا ہے کسی نے منع طلب رزق سے کب کیا تھا جسکے لیے پورا
قرآن سنایا جائے فرض کیجیے کہ جائز طریقون کو چھوڑ کر سارقین رات کو جاگتے
ہین لوگونکا گھر پھاندتے ہین نہ ہاتھ ٹوٹنے کا خوف نہ پاؤن ٹوٹنے کا دوسرون کا
مال اپنا کر لیتے ہین ایسے پیر توڑنے والون کو شیخ و شاب سب ہی کم ہمت کہینگے
اس وجہ جائز سے طلب رزق کیا جائے اور پھر توکل ہو تو کونسی کم ہمتی ہے اور
علی ہذا القیاس کون کہتا ہے کہ سبکے سب عالم دین ہی بنجائین اولاً تو تمام
خلقتین اسبابت کی صلاحیت نہین رکھتین ثانیاً یہ کہ اگر ایسا ہو تو واقعی تمدنی
ضرورتون مین فرق آجائے سچ ہے کسی کو معمار ہونا چاہیے کسی کو نجار کسی کو حداد
کسیکو انجنیر کسی کو طبیب کسی کو مہندس کسی کو عالم دین وغیرہ وغیرہ لیکن یہ امر مسلم
ہے کہ ہر ایک کا کام جدا جدا ہے ہم آپ جو طبیب نہین اگر کسی کا علاج شروع
کردین تو دنیا مین طاعون سے زیادہ ہمارا آپ کا رعب بیٹھے آئے دن جنازہ پر
جنازہ نکلے نجار اگر بلا علم انجنیری کا کام کرے ہرگز اصول سے نہوگا یونہین
تمام فرقونکا حال ہے جسکا جس فن مین کمال ہے اوسمین اوسی کیطرف رجوع
کرنی چاہیے آخر عالمون کیطرف اوسی امر مین جو اونکے ساتھ مخصوص ہے
رجوع کرنے مین کیا آفت ہوگئی اگر یہ مطلب ہے کہ سب قسم کے لوگ ہون مگر
طبقہ عالیہ علماے مذہب جو بانی دین کے احکام یاد دلاتے ہین مخالف دین باتین
دیکھکر اونسے سکوت نہین ہو سکتا خدا کی نافرمانی کا مشاہدہ کر کے اونکا فرض ہے کہ
خلق کو اس ورطہ سے بچانیکی فکر کرین کہ یہ راہ مہلک ہے اونکے حالات سے
دین کے انوار کی شعاعین پھیلتی ہین بانی شریعت کی سچی رفتار کا نمونہ بنی ہوئی
ہین – دنیا مین نرہے تا کہ بے تامل جو چاہین کرین کوئی ٹوکنے والا نہو تو انشاءاللہ
اسکی توقع ہرگز نکرین خدا اپنے دین کا حامی ہے ہرگز اونکی آرزو پوری نہ فرمائیگا
کیا یہ راے ہے کہ مسئلہ نجار سے پوچھین قرآن و احادیث کا مطلب نداف
سے حل کرین تفسیر قرآن کسی ان پڑھ سے سنین جسکو نہ لغات عرب پر عبور
نہ محاورات سے وقوف نہ دینی مراحل کی خبر نہ ضروریات دین کی اطلاع وہ

کیا تفسیر کر سکتا ہے اگر ایسا ہو گا تو ہمیشہ اوسکے طرفدارون اور خوشہ چینون کو
دنیا مین واقفان علم سے مقابلہ اور آخرت مین احکم الحاکمین کے سامنے کا
ڈر رہے گا کولسنی ضرورت ایسی ہو سکتی ہے بجز اسبات کے کہ اسلام ایک
کمزور دین سمجھا جائے جسکی بنا نسج عنکبوت سے زائد کمزور ہو کہ جبکے لیے معاذ اللہ
قرآن مسنخ کر دیا جائے میرے خیال مین وہ ضرورت نہین محسوس ہوتی ممکن
ہے کہ کسی باریک بین نظر پر یہ ضرورت واضح ہوئی ہو۔

بکبر سے اپنے کو عالی نہ سمجھو کمانون کو قوس ہلالی نہ سمجھو
خزانے کو خالق کے خالی نہ سمجھو بہشت برین کو خیالی نہ سمجھو

ہے ثابت کہ خلد و سقر بھی ہین دو شے
کہین از لعنت ہے کہین بڑ زحمت ہے

متاع جہان ہیچکارہ ہے حضرت کرو خوف دوزخ رکھو شوق جنت
ہو بے طمع طاعت کہان ایسی نیت اجیر و نسے لیتی ہے کامونکو اجرت

مگر لوگ جنت پہ ایمان نہ لائے
فقط اسلیے تا کہ دنیا نہ جائے

ہے منزل کڑی تم سبکبار رہنا ہر اک وقت جو یائے اسرار رہنا
سفر ہو گا پہلے سے تیار رہنا قرین موت آئی ہے ہشیار رہنا

گر و یاد دل مین ذرا ہول محشر
وہ جانگاہ عالم کہ اللہ اکبر

ہماری پوری تقریر کا خلاصہ سمجھ گئے ہو گے کہ ہمارا مطلب یہ نہین کہ فقر مین مر جاؤ
دنیا سے بقدر بلاغ بھی نہ لو بلکہ مطلب یہ ہے کہ دنیا کی طرف جب بڑھو جب
دنیا کو دین کا تابع بنا لو ایسا نہو کہ دنیا کو مقدم رکھو اور غارت سرائے دہر مین
تمھارا راس المال لٹجائے دیکھو ہماری شریعت مطہرہ نے تحصیل معاش کے
طریقہ بتا دیئے ہین اونپر عمل کرو احکام شرع پر عمل کر کے معاش حاصل کرو
دین بھی درست رہے دنیا بھی تحصیل دنیائے حلال کی کتنی راہین دکھا
دی گئین احکام بتا دئے گئے اور ترک تحصیل معیشت کو پسند نہین کیا مگر اسطرح

کہ مالک کے احکام سے بے خبر ہو اوسکی مرضی کے موافق رفتار کرو ورنہ تم بندۂ خدا کے معزز لقب سے نکلکر کبھی بندہ شکم کے جاؤگے کبھی بندۂ زر اور کبھی بفرض محال تو نگری بغیر دین کے گنوائے ہوے نہ ملسکتی ہو تو فقیر بہتر ہے اور یکاد الفقر ان یکون کفرًا کو سمجھ کے ہمپر اعتراض کرو اس سے مقصود فقر کی شدت ہے کہ اوسکے شدائد کا تحمّل بعض طبائع سے نہین ہوتا یہان تک کہ حضرت عادل جلشانہ کو معاذ اللہ وہ تقسیم رزق مین ظالم نبلاتے ہین اور یون اخزار کفر ہوتا ہے لیکن ؎

از فقیران ہیچ بیدادے نبود ۔ ہیچ فرعونے و شدادے نبود

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ

والسلام علی من اتبع الهدیٰ